REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ — خطبہ نمبر ۱۹

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۱۷ ہجرت ۱۳۴۰ ھش — ۱۷ مئی ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۶ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

روس کی طرف سے ایٹمی تجربات پھر شروع کرنے کی دھمکی

صحرائے اعظم میں فرانس کے تجربوں پر احتجاج - امریکہ اور برطانیہ پر فرانس کی حوصلہ افزائی کا الزام

جنیوا ۱۶ مئی۔ ایٹمی تجربات پر پابندی کے سوال پر سہ طاقتی کانفرنس میں روس کے نمائندہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر فرانس یا کسی دوسری مغربی طاقت نے پھر ایٹمی تجربات شروع کئے۔ تو روس بھی ایٹمی تجربات شروع کر دے گا۔ ایٹمی مذاکرات میں روسی وفد کے لیڈر مسٹر سارا پکن نے کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کی جس قرارداد کے تحت ایٹمی تجربات پر پابندی کے معاہدہ کی بات چیت شروع کی گئی ہے فرانس کے ایٹمی تجربات اس قرارداد کی کھلی خلاف ورزی کے مترادف ہیں۔

روسی نمائندہ نے کہا کہ فرانس شمالی بحر اوقیانوس کی دفاعی تنظیم (نیٹو) کا رکن ہے۔ اس لئے جب وہ تجربات کرتا ہے تو نیٹو میں اس کے ساتھی رکن ملکوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ مسٹر سارا پکن نے الزام عائد کیا کہ امریکہ اور برطانیہ صحرائے اعظم میں فرانس کے ایٹمی تجربات کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اور فرانس کو اس معاملہ میں دونوں حکومتوں کی تائید حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرانس کے ایٹمی تجربات ایٹمی دھماکوں پر پابندی کی جنیوا کانفرنس کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور اگر یہ کانفرنس ناکام ہوئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری مغربی طاقتوں پر ہوگی۔ روسی مندوب نے کہا کہ فرانس یا کسی دوسری مغربی طاقت نے پھر ایٹمی تجربہ کیا تو روس اس کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائے گا۔ اور اپنے ایٹمی تجربوں کے پروگرام پر عمل شروع کر دے گا۔

امریکہ اور برطانیہ نے اس الزام کی تردید کی کہ فرانس نے صحرائے اعظم میں ایٹمی تجربوں کے بارے میں امریکہ یا برطانیہ کی حکومتوں سے مشورہ کیا ہے یا انہوں نے فرانس کے ایٹمی تجربات کی تائید کی ہے۔ امریکی نمائندہ نے کہا کہ اگر ایٹمی تجربات جاری ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ روس نے اپنے غیر مصالحانہ رویہ سے جنیوا کانفرنس میں تعطل پیدا کر دیا ہے ٭٭

٭٭ امریکی نمائندہ نے کہا کہ فرانسیسی حکومت نے ایٹمی تجربات کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے پرانے دوستانہ تعلقات کے باوجود حکومت فرانس کو اپنے ایٹمی اسلحہ کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کیں ٭

طوفان میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۳۰۴ تک پہنچ گئی

باریسال کے ضلع میں سب سے زیادہ جانی نقصان ہوا ہے

ڈھاکہ ۱۶ مئی۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۳۰۴ تک پہنچ گئی ہے۔ سب سے زیادہ جانی نقصان باریسال کے ضلع میں ہوا ہے۔ وہاں ۲۱۴ اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

اب تک ہلاک شدگان کے جو ضلعوار اعداد و شمار مرتب ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

باریسال ۲۱۴، نواکھلی ۶۸، کھلنا ۵۶، کومیلا ۳۹، فرید پور ۳۵، ڈھاکہ ۱۲ اور سلہٹ ۴

باریسال کے ڈپٹی کمشنر نے کہا ہے کہ ضلع کے تمام سب ڈویژنوں میں امدادی سرگرمیاں تیز کر دی گئی ہیں۔

صوبائی بجٹ کا اعلان ۲۹ جون کو ہوگا

لاہور ۱۶ مئی بتایا گیا ہے کہ ۶۲-۱۹۶۱ء کے لئے صوبائی بجٹ کا اعلان مرکزی بجٹ کے اعلان سے ایک روز پہلے ۲۹ جون کو کیا جائے گا ٭

٭ بجٹ کے اعلان کی یہ تاریخ عبوری طور پر مقرر کی گئی ہے۔ اگر مشرقی پاکستان کی حکومت نے ۲۹ جون کو اپنے بجٹ کا اعلان نہ کیا۔ تو مغربی پاکستان کے بجٹ کا اعلان کرنے کے لئے ۲۹ جون کی مجوزہ تاریخ کی توثیق کرائی جائے گی ٭

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی صحت

— اور درخواستِ دعا —

خدا کے فضل و کرم اور حضور اقدس اور تمام احباب جماعت کی دعاؤں کی برکت سے میرے والد محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا بخار قریباً ایک ہفتہ بعد نارمل ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ۔ اس وقت کمزوری بہت ہے۔ تمام بزرگوں اور بہنوں سے درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بزرگ والدین کو کامل شفا دے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے آمین

بیگم حسن ۲۴ بیلی روڈ ڈھاکہ

سیاروں پر اترنے والا خاص کیبن

چائنا لیک (کیلے فورنیا) ۱۶ مئی امریکہ کی بحری فوج نے راکٹ سے چلنے والا ایک ایسا کیبن تیار کیا ہے۔ جو دوسرے سیاروں پر بہت آہستگی سے اتارا جا سکتا ہے۔ اگر انسان نے چاند یا کسی دوسرے سیارے پر کبھی اترنے کی کوشش کی تو ایسی کوشش میں اس کیبن کا استعمال ناگزیر ہوگا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس ایجاد کا تجربہ ابھی خلا میں نہیں کیا گیا۔ لیکن بحریہ کے ماہروں کا دعوےٰ ہے کہ یہ کیبن کسی بھی بلندی تک پہونچنے کے بعد کم سے کم مطلوبہ رفتار کے ساتھ نیچے اتارا جا سکتا ہے۔ اس کے انجن کی قوت ۱۳۰۰ پونڈ کے جھٹکے کے برابر ہے ٭

روسی سائنسدان عورت کو خلا میں بھیجیں گے

بوکم ۱۶ مئی۔ مغربی جرمنی کی بوکم رصدگاہ کے ڈائریکٹر ہینز کامنسکی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ روسی عنقریب ایک عورت کو خلا میں بھیجنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ رصدگاہ میں بار بار ایسی فریکوئنسی پر ایک عورت کی آواز سنی جا رہی ہے۔ جسے روسی سائنسدان عام طور پر اپنے تجربوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اس فریکوئنسی پر گزشتہ چند روز میں بکثرت ریڈیو سگنل کی وجہ سے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ عنقریب ایک اور خلائی ہوائی جہاز چھوڑا جانے والا ہے۔ رصدگاہ کے ماہرین نے کہا ہے کہ اگر روسیوں نے کسی عورت کو خلا میں بھیجا تو اس سے کسی کو حیرت نہ ہوگی۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ روسی سائنسدانوں نے جو جسمانی اور نفسیاتی تجربے کئے ہیں۔ ان میں عورتیں مردوں کے مساوی ثابت ہوئی ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے سلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ (الانعام ۱۱۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا ایک بہت بڑا سبق ہمیں دیا ہے

نیز

وہ مقصود بیان کیا ہے جو مومنوں کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۰ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

نوٹ:۔ یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ (انعام ۱۴۲)

اس کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے

اس مختصر سی آیت میں

جس طرح توحید کا ایک بہت بڑا سبق مسلمانوں کو دیا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کی روحانی حالت کا بھی اس میں نقشہ کھینچا گیا ہے اور پھر مسلمانوں کے سامنے وہ مقصود بھی رکھا گیا ہے۔ جو مومن جماعتوں کے سامنے ہونا چاہئے لوگ خیال کرتے ہیں کہ شرک اس چیز کا نام ہے کہ بتوں کے سامنے سر جھکایا جائے۔ شرک اس چیز کا نام ہے کہ بتوں پر نذرانے چڑھائے جائیں۔ یا شرک اس چیز کا نام ہے کہ بتوں کے سامنے سجدے کئے جائیں یا بتوں کے علاوہ کچھ اور چیزیں ہوتی ہیں۔ جو قانون قدرت کی مظہر ہوتی ہیں۔ یا انسانوں میں سے بعض ایسے انسان ہوتے ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت میں صفات الٰہی کے مظہر ہوتے ہیں ان کی عزت اس رنگ میں کی جائے کہ اس میں عبادت کا ایک حصہ بھی داخل ہو جائے۔ خواہ وہ عزت عملاً عبادت کا رنگ نہ رکھتی ہو۔ لیکن شرک اس سے بہت زیادہ باریک ہے۔ اور توحید اس سے بہت زیادہ باریک اور پیچیدہ ہے۔ کہ انسان ایک خدا کی عبادت بجا لائے۔ درحقیقت اس قسم کا شرک بہت ہی جہالت کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب تعلیم پھیلتی ہے تو شرک خفی باقی رہتا ہے اور شرک جلی باقی نہیں رہتا۔ دنیا میں جب بھی روشنی پیدا ہوئی۔ تو اس روشنی نے خود ہی مشرکانہ عقائد کو موحدانہ رنگ دے دیا۔

عیسائیوں کو دیکھ لو

اس زمانہ میں بھی عیسائی مسلمان نہیں ہوئے اس زمانہ میں عیسائیوں کی طرف سے اسلام کی مخالفت کم نہیں ہوئی۔ بلکہ اور زیادہ ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی اگر آجکل کے عیسائی کو پرانے زمانہ کے عیسائی کے سامنے رکھا جائے۔ تو یقیناً وہ اس سے زیادہ موحد نظر آئے گا۔ پرانے زمانہ میں چھوٹے بڑے عالم۔ جاہل۔ حاکم محکوم۔ عورت۔ مرد سب گرجوں میں جا کر حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم کی تصویروں کے سامنے سجدے کرتے تھے۔ اور ان سے دعائیں مانگتے تھے۔ بلکہ ان کو ملنے دو وہ پادریوں کے سامنے بھی سجدے کرتے تھے۔ ان لوگوں میں سے بعض بادشاہوں اور بعض وزیروں کی حیثیت رکھتے تھے۔ مگر وہ ذرا بھی محسوس نہیں کرتے تھے۔ کہ یہ چیز ان کے وقار کے منافی ہے۔ لیکن اس وقت تو زیادہ پڑھے ہوئے کی ضرورت نہیں۔ ایک معمولی مزدور بھی ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ زیادہ تر

عیسائی دنیا کی زندگی

ایک عام مسلمان کی عملی زندگی جیسی ہے۔ ایک بے نماز مسلمان اور ایک عیسائی میں کسی قسم کا فرق نہیں۔ وہ مسلمان بھی عبادت نہیں کرتا اور عیسائی بھی عبادت نہیں کرتا۔ وہ جب بھی بات کریگا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ خدا کو ماننے والا ہے۔ ہاں عقیدہ میں آ کر وہ ایسی بات کہہ دے گا جس سے شرک ثابت ہوتا ہوگا۔ لیکن عام طور پر یہ پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ موحد ہے یا مشرک۔ اب یہ چیز اسلام نے دور نہیں کی عیسائی اسلام کو سچا مذہب نہیں مانتے یہ چیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دور نہیں کی۔ وہ آج بھی آپ کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہ چیز قرآن کریم نے بھی دور نہیں کی۔ وہ آج بھی قرآن کریم کو مٹانے کے درپے ہیں۔ پھر یہ خرابی کس چیز نے دور کی ہے۔ یہ خرابی علوم کی روشنی نے دور کی ہے۔ جب لوگوں میں تعلیم آ گئی۔ اور انہوں نے قانون قدرت کا مطالعہ کیا۔ تو انہیں معلوم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور انسانوں میں کیا۔ اس کی دوسری مخلوقات اور مختلف قسم کے جواہر میں بھی پایا جاتا ہے۔ پھر اگر انسان اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں تو انہیں خدا کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ اس طرح

شرک کا عقیدہ بدل گیا

اور توحید کی شکل آ گئی۔ اور گو رسمی طور پر تو وہی عقیدہ رہا۔ جو پہلے عیسائیوں کا تھا۔ یعنے خدا بیٹا اور روح القدس لیکن تفصیل پوچھو تو ہر عیسائی موحد نظر آئے گا۔ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ملیں گے۔ جن سے پوچھیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے تو وہ کہہ دینگے لا الٰہ الا اللہ لیکن وہ قبروں پر سجدے بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ لا الٰہ الا اللہ اور قبروں پر سجدے کرنا دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ اور یہ دونوں آپس میں مل نہیں سکتیں۔ اسی طرح جب کسی عیسائی سے اس کے عقیدہ کے متعلق سوال کیا جائے۔ تو وہ کہہ دیگا۔ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ لیکن جب تفصیل پوچھو تو وہ ایک خدا کی کیفیت بیان کرے گا بظاہر یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ لیکن سب قوموں میں یہ چیز پائی جاتی ہے۔ مشرک مسلمانوں میں عقیدہ توحید کا ہے اور اس کی تفصیل شرک ہے۔ اور عیسائیوں میں عقیدہ شرک کا ہے۔ اور اس کی تفصیل توحید ہے۔ ایک عام مسلمان اور عیسائی میں عام عقیدہ کے لحاظ سے اور خدا تعالیٰ کی ذات کے علم میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن

اعمال میں بڑا بھاری فرق

ہو جائے گا۔ اعمال کے لحاظ سے ایک سچے اور مخلص مسلمان میں اور ایک عیسائی میں بڑا نمایاں فرق نظر آئے گا۔ عیسائی باوجود اس کے کہ اس کا عقیدہ توحید کا نہیں۔ وہ نیچری مسلمان کی طرح خدا تعالیٰ کو تخت پر بٹھا دیگا اور کہے گا کہ اگر میں سجدہ کرونگا تو اسے ہی کرونگا لیکن جب عمل کا وقت آئیگا تو کہہ دے گا۔ کہ ضروری نہیں میں اپنے آپ کو اعمال میں بھی مقید کر لوں۔ میں سوچوں گا اور سمجھوں گا اور سوچنے اور سمجھنے کے بعد جو چیز مجھے اچھی لگے گی وہی کروں گا۔ یہی ایک عام مسلمان کی حالت ہے۔ وہ بھی عام حالات میں یہی کچھ کرتا ہے۔ وہ نماز نہیں پڑھے گا لیکن پڑھے گا تو قبلہ رخ ہو کر اور جب

عملی زندگی کا سوال

آئے گا تو نماز اور عقیدہ ایک طرف رہ جائیں گے وہ کہہ دے گا کہ میں پاگل نہیں ہوں کہ میں اپنے ضمیر کو کچل دوں۔ میں سوچوں اور سمجھوں گا اور سوچنے اور سمجھنے کے بعد جو چیز مجھے اچھی لگے گی وہی کروں گا۔ میں اس چیز کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اپنی نکیل دوسرے کے ہاتھ میں دے دوں لیکن اعلیٰ اور خالص درجہ کا متقی ایسا نہیں کرتا چونکہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اپنے نفس کو وہم میں مبتلا کرے۔ وہم میں اپنے نفس کو وہ شخص مبتلا کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو دیکھتا نہیں۔ ایک شخص جو رات کے اندھیرے میں باہر جاتا ہے اور اس کے پاس روشنی نہیں ہوتی۔ وہ اس وہم میں مبتلا ہو سکتا ہے

کہ کہیں رستہ میں کوئی چور یا ڈاکو نہ ہو۔ لیکن جب بجلی چمکتی ہے اور اس کی آنکھیں چور یا ڈاکو کو دیکھ لیتی ہیں۔ تو پھر اسے وہم ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ یعنی ایک صورت میں ہم اسے وہم میں مبتلا سمجھیں گے۔ اور دوسری صورت میں بزدل اور کم ہمت تصور کریں گے اسی طرح جس شخص نے

خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا

اس کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ وہم کرے۔ اس نے اپنی باگ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھتا ہے وہ اس کے کاموں میں دخل دیتا ہے وہ اس کی راہنمائی کرتا ہے جب کوئی شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ شرک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس نے دیکھ لیا کہ اس کے نفس سے بڑا راہنما موجود ہے اور وہ اسی کو خدا کہتا ہے جو وہ کہے گا وہ ٹھیک ہے۔ اگر وہ کہدے گا یہ کام کرو۔ تو میں کروں گا اور اگر وہ کہے گا ٹھہر جا تو میں ٹھہر جاؤں گا۔ میں نے یہاں نفس کی مثال دی ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑی اور قوی چیزیں اور بھی موجود ہیں مثلاً رسم ورواج ہیں عادات و اطوار ہیں وہاں اپنا نفس بھی بھول جاتا ہے ہمارے ہاں

مثل مشہور ہے

کہ کھائیے من بھاتا اور پہنئے جگ بھاتا یعنی کھاؤ وہ جو تمہاری زبان کو مزیدار لگے اور پہنو وہ جو لوگوں کو پسند ہو۔ مگر یہ بات کہنے والے پرانے زمانہ کے لوگ تھے۔ یہ اس زمانہ کے لوگ تھے جب رسم ورواج نے ترقی نہیں کی تھی۔ اب تو لوگ نہ کھاتے اپنی مرضی کا ہیں اور نہ پہنتے اپنی مرضی کا ہیں۔ اب وہ وہی کچھ کرتے ہیں۔ جو دوسرے کرتے ہیں۔ وہ کھانا بھی وہی کھائیں گے جو دوسرے کھاتے ہیں خواہ ان کی زبان کو اچھا لگے یا نہ اور لباس کے متعلق تو لازمی بات ہے کہ وہ وہی پہنیں گے جو دوسرے پہنتے ہیں پھر اس کے آگے اور باتیں آجائیں گی۔ جو کام بھی وہ دیکھیں گے کہ غالب شخص یا غالب قوم کر رہی ہے وہ کرنے لگ جائیں گے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ۔ تم اکثریت کے فیصلہ کو دیکھنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ آیا اکثریت ہمیشہ حق پر ہوتی ہے یا وہ نمایاں غلطیاں بھی کرتی ہے ایک ایسا انسان جس کو خدا تعالیٰ کی راہنمائی حاصل نہیں وہ کہدے گا کہ میرا وہی مذہب ہے جو اکثریت کا ہے لیکن ایک

مسلمان جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اس کے سامنے اگر یہ سوال رکھا جائے کہ اکثریت ہمیشہ حق پر ہوتی ہے تو وہ لازماً یہ کہدے گا کہ یہ غلط ہے مثلاً ہم کہیں گے کہ عیسائیت قرآن کہتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ پھر وہ اسے لم یلد ولم یولد قرار دیتا ہے۔ لیکن یہ اکثریت جس کو تم زبردست اور طاقتور سمجھتے ہو یہ اکثریت جس کو تم عقلمند اور ترقی یافتہ خیال کرتے ہو وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ کوئی ہمسر۔ بلکہ وہ خدا بیٹا اور روح القدس تین خداؤں پر ایمان رکھتی ہے کیا اکثریت کا یہ عقیدہ درست ہے اس پر لازماً ایک سچا مسلمان یہ کہے گا کہ اکثریت غلطی پر ہے اسی طرح

شفاعت کا مسئلہ ہے

اگر ایک مسلمان کو یہ بتا دیا جائے کہ اکثریت یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ خدا تعالیٰ کھاتا ہے پیتا ہے۔ سوتا ہے۔ جاگتا ہے اور مرتا ہے تو وہ کہدے گا۔ اکثریت کا یہ عقیدہ غلط ہے پھر انبیاء کی طرف چلے جاؤ ہم پوچھیں گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے تھے۔ تو وہ کہے گا آپ راستباز تھے اور تمام انبیاء کے سردار تھے۔ اس پر ہم کہیں گے کہ اکثریت تو یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آپ نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ کیا یہ عقیدہ ٹھیک ہے وہ لازماً یہی کہے گا کہ نہیں اسی طرح ہم ایک ایک کرکے وہ تمام امور جن پر اس جہان اور دوسرے جہان کا انحصار ہے لیتے جائیں گے اور اسے کہیں گے کہ اکثریت کا یہ عقیدہ ہے اور خدا تعالیٰ یہ کہتا ہے تو وہ لازماً اکثریت کے عقیدہ کو غلط کہے گا یا یہی بات لے لو۔ کہ خدا تعالیٰ کا ہماری موجودہ زندگی میں دخل ہے ایک عیسائی کہے گا نہیں لیکن خدا تعالیٰ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہماری اس زندگی میں دخل ہے پھر اگلے جہان کے متعلق عقاید میں ایک عیسائی اور ایک سچے اور مخلص مسلمان کے درمیان بیّن فرق نظر آئے گا۔ عیسائیت میں صرف جہنم کا احساس پایا جاتا ہے۔

جنت کا احساس

عیسائیت میں ہے ہی نہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ جو قوان ہے نیک لوگ اس دنیا میں باقی رہیں گے ان کے لئے اسی دنیا کو جنت بنا دیا جائے گا۔ لیکن یہ کہ جنت ایک علیحدہ مقام ہے اور دائمی ہے یہ عقیدہ عیسائیت میں نہیں عیسائیوں میں صرف دائمی دوزخ کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کی نیکی

تقویٰ کے متعلق ان کی رائے درست نہیں پس اگر کوئی ایک بات ہوتی تو ہم کہدیتے کہ شاید اس بارہ میں ان سے غلطی سرزد ہو گئی ہے لیکن یہاں تو ہر بات میں غلطی سرزد ہوئی ہے ہر اہم امر میں انہیں غلطی لگی ہے۔ ان کی عقل پر اعتماد کیسے کیا جائے اگر ہم نے اکثریت کی رائے پر ہی چلنا ہے تو لازماً ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ روح القدس بھی خدا ہے اگر ہم نے اکثریت کی رائے پر ہی چلنا ہے تو لازماً ہمیں ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سچے نہیں تھے۔ کیونکہ اکثریت آپ کو ایسا ہی کہتی ہے غرض یہ

عجیب قسم کا مومن

کہلانے والا ہوتا ہے کہ کچھ باتوں میں وہ بلادلیل کہدیتا ہے کہ اکثریت غلطی پر ہے اور بعض باتوں میں بلا سوچے سمجھے اکثریت کے پیچھے چل پڑتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ اگر تم اکثریت کی بات مان لوگے۔ تو اللہ تعالیٰ کے رستہ کے متعلق جتنی باتیں ہیں اکثریت ان کے خلاف جا رہی ہے۔ اگر اکثریت خدا تعالیٰ کے رستہ سے متعلق سب باتوں کے خلاف جا رہی ہے۔ تو ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ باقی باتوں میں بھی وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق ہے۔ یا مخالف۔ انسانی عقائد کا اعمال پر بھی اثر ہوتا ہے اگر کوئی خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو اس کے کھانے پینے۔ جاگنے سونے اور پہننے میں بھی خدا تعالیٰ کے احکام کا دخل ہوگا۔ اگر کوئی کلام الٰہی سے تعلق رکھتا ہے تو اسے اپنے کھانے پینے جاگنے سونے اور پہننے میں کچھ قیود لگانی پڑیں گی۔ اگر کوئی اگلے جہان پر ایمان لاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ ایسے اعمال بجا لائے جن کا اگلے جہان پر اثر ہو۔ بہرحال

انسانی عقائد اعمال پر اثر ڈالتے ہیں

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ لوگ غلطی پر ہیں اور دوسری طرف ہم ان سے ڈرتے بھی ہیں اور پھر یہ سلسلہ ایسی ترقی کرتا ہے کہ اکثریت در اکثریت سامنے آنے لگتی ہے اگر عیسائیت کی نقل کرنا اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ عیسائی ہے اور اس کو خوش کرنا ضروری ہے تو پھر ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت ہے ان کی بھی نقل کرو۔ کیونکہ وہ مسلمانوں سے زیادہ ہیں پھر احمدیوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ دوسرے مسلمانوں کی بھی نقل کریں کیونکہ وہ بھی ان سے زیادہ ہیں گویا ہر وقت دوسرے

کو خوش کرنے کا سوال رہ جائے گا۔ حالانکہ مومن اتنا نڈر ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کی پرواہ ہی نہیں کرتا آخر سیدھی بات ہے کہ جو کام ہم کریں گے اس میں یا نقص ہوگا یا وہ نقص سے مبرا ہوگا۔ اگر اس میں کوئی نقص ہے تو اس کی کوئی دلیل ہونی چاہیئے بلکہ پہلی بات تو یہی ہے کہ اگر کوئی نقص ہے تو اسے ہم کریں گے کیوں اور اگر نقص نہیں تو ہمیں دوسروں سے

ڈرنے کی ضرورت ہی کیا ہے

اگر کوئی ہمیں یہ کہے گا کہ تم یہ کام کیوں نہیں کرتے تو ہم کہدیں گے۔ ہم یہ کام کیوں کریں اس میں فلاں نقص ہے اور اگر کوئی کہے کہ تم یہ کام کیوں کرتے ہو تو ہم کہیں گے کہ جب اس کام میں نقص کوئی نہیں تو ہم اسے کریں گے۔ کسی سے ڈرنے کی بہرحال ہمیں ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے پردہ اور قسم کا ہوتا تھا۔ اور آپ کی بعثت کے بعد پردہ اور قسم کا ہو گیا ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہیں سفر پر تشریف لے جا رہے تھے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ بھی ساتھ تھے امرتسر یا لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر آپ نے حضرت اماں جانؓ کو ساتھ لیا اور ٹہلنا شروع کر دیا آپ ٹہلتے ٹہلتے پلیٹ فارم کے ایک سرے پر چلے جاتے اور پھر دوسرے سرے پر تشریف لے جاتے۔

مولوی عبدالکریم صاحبؓ

کی طبیعت بڑی جوشیلی تھی۔ اور آپ پرانے رسم ورواج کے مطابق اسے بڑا عیب خیال کرتے تھے۔ کہ کوئی مرد اپنی بیوی کو لیکر اس طرح ٹہلے آپ بڑے حساس تھے آپکے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا کہ اگر لوگ اعتراض کریں گے تو ہم کیا جواب دیں گے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرماتے تھے مولوی صاحبؓ گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے اور کہا آپ دیکھتے نہیں کیا ہو رہا ہے لوگ اعتراض کرینگے تو ہم کیا جواب دیں گے میں نے کہا مجھے تو کہنے کی جرأت نہیں آپ اگر برا سمجھتے ہیں تو آپ خود جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہدیں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرماتے تھے کہ مولوی صاحبؓ کو غصہ چڑھا ہوا تھا فوراً چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ بات کہدی کہ لوگ اگر اعتراض کریں گے تو ہم کیا جواب دیں گے واپس آئے تو سر نیچے ڈالا ہوا تھا جیسے کوئی آدمی سخت شرمندہ ہوتا ہے اور ایک طرف کھڑے ہو گئے میرے دل میں بھی گدگدی تھی میں نے کہا مولوی صاحبؓ کیا آپ نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا نہیں مولوی صاحبؓ نے جواب دیا ہاں کہا تو ہے میں نے کہا تو پھر حضرت مسیح موعودؑ نے کیا فرمایا ہے کہنے لگے میں نے جب یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا مولوی صاحب آخر لوگ کیا کہیں گے یہی کہیں گے کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کو لیکر پھرتے تھے اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے

خلیفہ رجب دین صاحب رض

جو خواجہ کمال الدین صاحب کے خسر تھے اور پرانے احمدی تھے ان کی طبیعت میں بڑی تیزی تھی وہ جب معترضین کو ان کے اعتراضات کا جواب دیتے۔ تو ایسے کاٹنے والے جواب دیتے کہ ان سے برداشت نہیں ہو سکتی تھی۔ ایک دفعہ آپ ایک مقدمہ میں پیش ہوئے چونکہ آپ کے بعض رشتہ دار بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ اس لئے لوگ آپ کا لحاظ کرتے تھے کسی نے مجسٹریٹ سے کہہ دیا۔ کہ یہ فلاں کے رشتہ دار ہیں مجسٹریٹ کہنے لگا۔ میں نے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے بشرطیکہ آپ بُرا نہ منائیں انہوں نے کہا کیں پاگل تو نہیں۔ کہ تم اچھی بات کہو گے۔ تو میں بُرا مناؤں گا۔ اور میں بے غیرت بھی نہیں کہ تم بُری بات کہو اور میں بُرا نہ مناؤں۔ آخر تھوڑی سی ردّ و کد کے بعد اُس نے کہا میں نے سنا ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لے کر سیر کو چلے جاتے ہیں اُس زمانہ میں ہندوؤں میں یہ قاعدہ تھا۔ کہ اگر میاں بیوی نے کہیں باہر جانا ہوتا تو خاوند بیوی کو پہلے کسی نوکر کے ساتھ بھیج دیتا۔ اور خود بعد میں آتا۔ خلیفہ صاحب کہنے لگے۔ میں نے اسے کہا۔ جی ہاں مرزا صاحب ایسا کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ پھر؟ میں نے کہا۔ مرزا صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لے کر پھرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں۔ یہ مرزا صاحب کی بیوی ہے۔ لیکن جب آپ اپنی بیوی کو ٹہلیے کے ساتھ بھیج دیتے ہیں اور خود بعد میں جاتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں - - - - - یہ ٹہلیے کی بیوی ہے

حقیقت یہ ہے

کہ اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہی ہیں۔ اگر واقعہ میں کوئی بات معیوب ہے تو ہمیں اعتراض کرنے والوں کی خاطر اسے ترک نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُس عیب کی خاطر اسے ترک کرنا چاہیئے ورنہ مذہب بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ پھر ایک اچھا کام ہم کرتے ہیں اگر وہ کام ہم اسلئے کرتے ہیں کہ دوسرے دس آدمی بھی وہ کام کرتے ہیں تو پھر خدا باقی نہ رہا۔ ہمیں وہ کام محض اچھا ہونے کی وجہ سے کرنا چاہیئے اور ثواب کی خاطر کرنا چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں۔ تو کام کا کام ہو جائے گا۔ اور ثواب بھی مل جائیگا غرض ہم اکثریت کو دیکھتے ہیں کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کرتی ہے۔ تو اکثریت نیک نہیں ہوا کرتی۔ یہ تو ایک آئیڈیل ہے۔ جو انبیاء کی جماعتوں کے سامنے رکھا گیا ہے ورنہ وہ اس کو نیک بنا نہیں سکتے۔ حضرت نوح علیہ السلام دنیا میں آئے۔ لیکن اکثریت خراب رہی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے لیکن اکثریت پھر بھی خراب رہی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے لیکن اکثریت پھر بھی خراب رہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے لیکن اکثریت پھر بھی خراب رہی۔ اور حضرت کرشن اور حضرت رام چندر علیہما السلام آئے۔ لیکن اکثریت پھر بھی خراب رہی۔ پھر تمام انبیاء کے سرتاج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ لیکن اکثریت پھر بھی خراب رہی

اکثریت کبھی نیک نہیں ہوتی

صرف اللہ تعالےٰ نے انبیاء کی جماعتوں کے سامنے یہ مقصد رکھا ہے کہ تم کوشش کرو کہ اکثریت نیک بنالو۔ اللہ تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اکثریت نے یہ کام کرنا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت کوشش کر کے اکثریت کو نیک بنائے گی تو وہ بے مثال ہوگی اور کوئی دوسری قوم اس کے سامنے کھڑی نہیں ہوگی۔ ممکن ہے وہ نمازوں میں اس سے زیادہ ہو۔ ممکن ہے وہ روزوں میں اس سے زیادہ ہو اور وہ کہدیں کہ ہم نے تم سے زیادہ روزے رکھے ہیں یا تم سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔ لیکن یہ مقام کہ کسی قوم نے اکثریت کو نیک بنا لیا ہو۔ کسی قوم کو حاصل نہیں ہوا۔ لیکن یہ مقام ہر نبی کی جماعت کے سامنے رکھا گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک سب نبیوں کے سامنے یہ مقام رکھا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے باقی تمام ادوار کے سامنے بھی یہ مقام رکھا جائے گا۔ لیکن اکثریت کا نیک ہونا مشکل امر ہے۔ ایسا تو ہو سکتا ہے کہ کسی نبی کے زمانہ میں ایک علاقہ یا ایک ملک کی اکثریت نیک ہو چکی ہو۔ لیکن دنیا کی اکثریت کو کسی نبی کی جماعت بھی نیک نہیں بنا سکی جس نبی کی جماعت نے بھی یہ مقام حاصل کر لیا۔ کہ اس نے اکثریت کو نیک بنا لیا۔ وہ نہایت شاندار اور بے مثال ہوگی۔ بہرحال

یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے

کہ مومن ڈرنا نہیں جانتے وہ جانتے ہیں کہ ہم نے سچائی کو قبول کیا ہے۔ اسلئے ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ بیشک جب وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سچائی کو قبول کیا ہے۔ تو لوگ ان کی ہر طرح مخالفت کرتے ہیں لیکن مومن ان باتوں سے گھبراتے نہیں بلکہ دلیری سے اپنی باتوں پر قائم رہتے ہیں تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایرانی بادشاہ نے بعض مسلمان افسروں کو ملاقات کے لئے بلایا۔ جب وہ وہاں گئے تو کسی نے بتایا۔ کہ یہاں یہ دستور ہے کہ جوتیاں اتار کر چلتے ہیں۔ اور ہتھیار باہر رکھدیتے ہیں انہوں نے کہا۔ کہ اگر یہاں یہ دستور ہے تو پھر اپنے ملک کے لوگوں کو یہاں بلاؤ۔ ہم تو اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں بعض لوگوں نے رئیس او فدے کہا بھی۔ کہ وہ اپنی ضد چھوڑ دیں لیکن وہ نہ مانے۔ اور کہا ہم تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی اسی طرح چلے جاتے تھے

بادشاہ مجبور تھا

اس نے بلا لیا۔ اور وہ اندر چلے گئے۔ فرش پر دارا کے وقت کے قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے وہ اس پر نیزہ ہاتھ میں لئے مٹی اور کیچڑ سے بھری ہوئی جوتیوں کے ساتھ چلے گئے۔ اور وہاں بیٹھ گئے۔ بعض لوگوں نے انہیں ٹوکا بھی کہ بادشاہ کے سامنے تمہیں کھڑا ہونا چاہیئے۔ مگر انہوں نے کہا۔ یہ ضروری نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک حد تک دوسروں کا لحاظ ضروری ہوتا ہے مگر لحاظ اور ہوتا ہے اور نقل اور ہوتی ہے لحاظ بطور احسان ہوتا ہے اور محسن اور نقال میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی طرف سے ایک جرنیل آیا۔ آپ نے فرمایا اس کے دل پر قربانیوں کا بہت اثر ہوتا ہے چنانچہ آپ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں باہر نکال کر کھڑی کر دیں۔ وہ جرنیل آیا۔ اُس نے جب یہ دیکھا۔ کہ ہزاروں جانور ہاں کھڑے ہیں تو دریافت کیا۔ کہ یہ کس لئے ہیں۔ اسے بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ عمرہ کرنے آئے ہیں۔ اور یہ جانور قربانی کیلئے ساتھ لائے ہیں۔ اس کی طبیعت پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ وہ وہیں سے لوٹ گیا۔ اور واپس جا کر اس نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ لوگ قربانیاں دینے یہاں آئے ہیں۔ میں کس منہ سے انہیں کہوں۔ کہ تم واپس چلے جاؤ۔ باوجود اس کے کہ وہ قوم کی طرف سے مسلمانوں کے سامنے ایک مسئلہ پیش کرنے آیا تھا۔ قربانیاں دیکھ کر اس کی -

طبیعت پر یہ اثر ہوا

کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے ایک قسم کا سفیر بن کر واپس چلا گیا غرض بعض دفعہ دوسرے کے جذبات کا پاس کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اس صورت میں دوسرا شخص بھی یہ سمجھتا ہے کہ ان لوگوں نے یہ کام ڈر کے مارے نہیں کیا۔ بلکہ میری دلجوئی کیلئے کیا ہے لیکن اتباع اور چیز ہے۔ اتباع کرنے والے کو دیکھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ڈر سے خائف ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جب اوکھلی میں سر دیا تو موہلوں سے کیا ڈر۔ کوئی شخص اوکھلی میں سر رکھ دے اور پھر کہے کہ موہلا بھی نہ پڑے تو یہ ناممکن ہے۔ انبیاء کی جماعتوں میں داخل ہونے کے معنے دنیا کی مخالفت مول لینے کے ہیں بظاہر یہ نظر آتا ہے۔ کہ چھوٹی جماعت ماری جائے گی۔ لیکن یہی تو بات ہے جو ہم دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ ہمیں خدا نے قائم کیا ہے اس لئے اگرچہ ہم تھوڑے ہیں۔ لیکن ہم مریں گے نہیں۔ اگر ہم منہ سے یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم خدائی قائم کردہ جماعت ہیں لیکن مخالف سے کہتے ہیں ذرا آہستہ مار۔ تو پھر خدا کا معجزہ کیا ہوا

خدا تعالیٰ کا معجزہ

تو اسی صورت میں ہوگا کہ اگر مخالف مارتا ہے۔ تو وہ اسے کہے کہ اور مار۔ حضرت نوح علیہ السلام سے خدا تعالےٰ نے کہا کہ تو ان لوگوں سے کہدے کہ اس چیز میں کوئی مزہ نہیں۔ کہ تم اکیلے اکیلے آؤ تم اکٹھے ہو کر آؤ۔ تو تب مزہ ہے۔ پھر کہا تم اکٹھے بھی ہو کر آؤ۔ تو کوئی مزہ نہیں ہو سکتا ہے۔ تمہاری سکیمیں الگ الگ ہوں۔ جس کی وجہ سے باوجود اکٹھے ہونے کے تمہاری طاقت متحد طور پر خرچ نہ ہو اس لئے تم اکٹھے ہو کر اور ایک سکیم تیار کر کے اس کے ماتحت حملہ کرو۔ پھر تم دیکھ لوگے۔ کہ تم مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے کیونکہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں اور خدا تعالےٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔

یہ مومنانہ طریق ہے

مومن یہ نہیں کہتا کہ تم میرے مقابلہ میں اکٹھے ہو کر کیوں آئے ہو یا تم نے ایک سکیم کیوں بنائی ہے۔ میں تو اکیلا ہوں۔ تم بھی ایک ایک کر کے آؤ۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ تم اکٹھے ہو کر اور ایک سکیم بنا کر آؤ۔ لیکن تم مجھے پھر بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ایسا شخص دنیا میں ایک بھی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا صداقت سے خالی نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ ایک رہ نہیں سکتا۔ ایک وہ اسی صورت میں رہ سکتا ہے جب وہ کسی سے ڈرتا ہو۔ جب وہ خدا تعالےٰ کا ہتھیار ہے تو پھر ڈرے کیوں۔ وہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو اسے پھینکدے اور چاہے تو اسے رکھ لے۔ اس کی مرضی اپنی مرضی نہیں دنیا میں جب تم چھری کانٹے یا چمچے کے ساتھ کھانا کھاتے ہو تو یہ تمہارے اختیار میں ہوتا ہے کہ خواہ تم اس چھری کانٹے یا چمچے کو پھینک دو یا اسے ہاتھ میں رکھو۔ چھری کانٹے یا چمچہ کی اگر زبان ہو۔ تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مجھے تم نے منہ سے لگایا تھا پھر پرے کیوں پھینک دیا۔ اسی طرح جو

خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے

اس کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ چاہے تو خدا تعالےٰ اسے پھینکدے اور چاہے تو رکھ لے۔ خدا تعالےٰ اسے پھینک دیتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کے خدا کی خوشی اسی میں ہے اور وہ اسے پکڑنے میں بھی خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسکے خدا کی خوشی اسی میں ہے دونوں صورتوں میں وہ خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کر کے ہی بات کرتا ہے اگر ایسا نہ ہو۔ تو جو بھی اکثریت کے پیچھے رہے گا۔ خدا تعالےٰ اس کے ساتھ نہیں رہے گا۔ وہ ادھر ادھر پھرتا رہے گا اور انجام کار اسے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ خدا تعالےٰ اسے کہے گا۔ تم نے اکثریت کو خدا بنا لیا تھا اسلئے جاؤ اب میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے مختصر کوائف

(از مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی بنیاد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ اس کے اجراء کی غرض خود حضورؑ کے الفاظ میں یہ تھی اور ہے:

"میں مناسب سمجھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں ..... ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے۔ سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔ اور علاوہ تعلیم انگریزی کے ایک حصہ تعلیم کا وہ کتابیں رکھی جاویں کہ جو میری طرف سے اس غرض سے تالیف ہوں گی کہ مخالفوں کے تمام اعتراضات کا جواب دے کر بچوں کو اسلام کی خوبیاں سکھلائی جائیں۔" (اخبار الحکم ۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء)

قیام پاکستان کے بعد سکول ہذا قادیان سے چنیوٹ آکر ۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو سابق ڈی اے وی ہائی سکول کی عمارت میں جاری کیا گیا۔ جہاں سے یہ اپنی عمارت بن جانے پر ۱۹۵۲ء میں ربوہ منتقل ہوا۔

۲۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ماحول تعلیمی ہونے کے ساتھ ساتھ تربیتی بھی ہے ثانوی درجہ کے امتحان تک طلباء کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ ختم کرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں احادیث اور دیگر اسلامی کتب کا معتدبہ حصہ بھی تعلیمی کورس میں شامل ہے تاکہ یہاں کے فارغ التحصیل طلباء ملک و ملت کے لئے فائدہ مند وجود ثابت ہو سکیں۔ چنانچہ اس سکول کے سینکڑوں اساتذہ اور طلباء بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔

(۳) تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ثانوی بورڈ لاہور سے الحاق ہے اور اس میں تعلیمی کمیشن کی سفارشات کے مطابق نئی سکیم جاری کر دی گئی ہے۔

(۴) سکول کے نتائج ہمیشہ بورڈ کے اوسط نتائج سے بہت بہتر رہتے ہیں اور ہر سال متعدد طلباء تعلیمی وظیفہ بھی حاصل کرتے ہیں بلکہ بعض سالوں میں بورڈ بھر میں ممتاز حیثیت حاصل کرتے رہتے ہیں۔

(۵) سکول کے طلباء کے لئے یونیفارم مقرر ہے جو ملیشیا کی قمیص، شلوار یا پتلون اور ٹوپی پر مشتمل ہے۔ جس کا مقررہ اوقات میں پہننا ضروری ہے۔

(۶) فیس اور فنڈز گورنمنٹ کی منظور کردہ شرح اور قواعد کے مطابق وصول کئے جاتے ہیں

جماعت	فیس	فنڈز	میزان
دہم و نہم	۵/-	۱-۶۷	۶-۶۷
ہشتم و ہفتم	۳-۷۵	۱-۱۷	۴-۹۲
ششم	۲-۵۰	۱-۱۷	۳-۶۷
پنجم تا اول	—	۰-۱۲	۰-۱۲

نوٹ:۔ فیس داخلہ سکول ایک روپیہ ہے

کوائف بورڈنگ ہاؤس

سکول کے قیام کی غرض کو پورا کرنے کے لئے سکول کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس ملحق ہے جس میں قوم کے بچوں کی تربیت اور اخلاقی و روحانی بہتری کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتی ہے اور کافی خرچ کرتی ہے۔ چنانچہ بچوں کی تمام نگرانی اور نمازوں میں پابندی۔ اسلام اور سلسلہ سے محبت پیدا کرنے کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ جو سینئر اساتذہ میں سے ہوتا ہے اور چار ٹیوٹرز مقرر ہیں جو سکول میں عام نگرانی کے علاوہ خاص طور پر بچوں کو بورڈنگ ہاؤس میں اپنی نگرانی میں رکھتے ہیں۔ تعلیم میں کمزور بچوں کی کمی پوری کرنے کے لئے والدین یا سرپرستوں کی ہدایت کے مطابق پرائیویٹ ٹیوشن کا انتظام بھی کر دیا جاتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے ماتحت ہر بورڈر کے لئے ضروری ہے کہ اس کا دو ماہ کا خرچ پیشگی ہر وقت موجود رہے ایک ماہ کا خرچ ریزرو ہوتا ہے جس کا حساب بورڈنگ چھوڑنے پر کیا جاتا ہے اور ایک ماہ کا خرچ جاری رہتا ہے۔

بورڈنگ کا ماہوار خرچ ۳۵ سے ۴۰ روپے کے قریب ہوتا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اخراجات شامل ہوتے ہیں:
کھانا دو وقت۔ ناشتہ ایک وقت
فیس و فنڈز سکول۔ فیس بورڈنگ۔
دھوبی۔ نائی۔ موچی وغیرہ۔ روشنی معمولی سٹیشنری۔

بچہ کی خواہش اور سرپرست کی اجازت سے مذکورہ بالا ماہوار خرچ چالیس روپے کے علاوہ مندرجہ ذیل ضروریات بھی پوری کی جا سکتی ہیں:۔
کتب و کاپیاں وغیرہ۔ نئے کپڑے حسب ضرورت۔ جیب خرچ۔ دودھ، لسی چائے وغیرہ حسب خواہش سرپرست
پرائیویٹ ٹیوشن

ہر ماہ کا پیشگی خرچ اس ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر بورڈنگ میں پہنچ جانا چاہیئے

فیس داخلہ بورڈنگ ایک روپیہ ہے بورڈنگ چھوڑنے سے قبل ہر بورڈر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذمہ ہر قسم کے بقایا کی ادائیگی کرے۔

داخلہ کے وقت ہر بورڈر کے پاس اپنے ضروری سامان کے علاوہ مندرجہ ذیل اشیاء کا ہونا ضروری ہے:
سکول کا یونیفارم دو عدد۔
موسم کے لحاظ سے بستر ایک عدد
چادر سفید برائے بستر ایک عدد
لوٹا ایک عدد
گلاس یا مگ ایک عدد۔
چمچہ چھوٹا ایک عدد۔
ہر بورڈر کو ایک چارپائی اور ایک الماری مہیا کی جاتی ہے۔ قفل برائے الماری بورڈر کا اپنا ہوگا۔

حلقہ امارت پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ورودِ مسعود

مورخہ ۱۶ اپریل کو حلقہ امارت پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسہ مقرر ہوا۔ مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائے۔ محترم میاں صاحب موصوف کے ہمراہ مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ بھی تشریف لائے۔ مکرم کرنل نظام الدین صاحب نائب امیر ضلع سیالکوٹ اور کچھ اور دوست ایک جیپ میں سوار تھے ۱۰½ کے قریب جیپ کار میانوالی خانانوالی آکر رکی تو مقررہ پروگرام کے ماتحت حلقہ پوہلہ مہاراں۔ داتا زید کا اور بدوملہی کے امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان کے علاوہ بہت سے دوسرے دوستوں نے جن میں کئی غیر احمدی بھی تھے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ پھر آپ حاجی خدا بخش صاحب ساکن میانوالی امیر حلقہ پوہلہ مہاراں کے مکان پر تشریف لائے۔ جہاں سب مہمانوں کو ٹھہرانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی نے مہمانوں کو ناشتہ پیش کیا۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد آپ سب مہمانوں سمیت خاکسار کے مکان پر تشریف لے آئے۔ جہاں مقامی جماعت کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ کھانا سے فراغت کے بعد آپ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جس کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی عمارت میں کیا ہوا تھا۔ جلسہ ۳ بجے شروع ہوکر ۶½ بجے شام بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جلسہ کے اختتام پر سکول کی عمارت میں چوہدری حاجی فیض احمد صاحب ساکن گھٹیالیاں کی طرف سے حضرت میاں صاحب موصوف کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ رات کو آپ مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب نائب امیر حلقہ پوہلہ مہاراں کے ہاں تشریف لے گئے۔ جہاں پر بھی دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا۔ صبح آپ بدوملہی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے

(ماسٹر محمد شریف سیکرٹری مال میانوالی خانانوالی)

درخواستہائے دعا

(۱) میں غریب عیالدار محتاج احمدی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہوں۔ غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ جسم پھول گیا ہے۔ گردے کی درد بھی ہے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوں۔ میری بیوی بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ بیماریوں کی وجہ سے صحت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اور ایک بچے کو بھی بخار رہتا ہے۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ ہم بیماروں محتاجوں کے واسطے دردِ دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بیماریوں سے نجات عطا فرمائے اور مشکلات دور فرما دے آمین

(عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام الدین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص وارڈ ۸ مکان ۱۱/۸۸ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۲) خاکسار کا ہرنیا کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے۔ جو بفضل تعالےٰ کامیاب رہا ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار رحمت اللہ معرفت ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۷ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دیں است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی شخص غریب نہیں ہو جاتا۔ اگر حوصلہ اور ہمت پیدا ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ خود مددگار بن جاتا ہے۔ اے بھائی تجھے مدد کرنے کا یہ ثواب مفت میں دیا جا رہا ہے۔ ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے۔ جو ہر حالت میں پورا ہو کر رہے گا۔ اے بخشنہار تو اس شخص پر ہزاروں مہربانیاں کر جو دین کی مدد کرنے والا ہے۔ اگر کبھی کوئی مصیبت آن پڑے تو اس کی وہ بلا دور کر دے۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ولادت

مؤرخہ ۵ مئی بروز جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

(سعید احمد لائل پوری)

اشاعت اسلام کے لئے نیک نمونہ

محترم ڈاکٹر اے ار صدیقی صاحب ڈویژنل امیر حیدر آباد تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے ان دنوں روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ ایسے میں آپکی چھٹی وصول ہوئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا درج تھی۔

"اے خدا وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی خاص بارش نازل فرما اور آفات اور مصائب سے محفوظ رکھ"

اس چھٹی کے پڑھنے کے بعد میں اپنی اشد ضرورت کو پیچھے ڈالتے ہوئے مبلغ ۵۰ روپے کا چیک آپکی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔۔۔ میں نے اپنی اہلیہ سلیمہ بیگم کو بھی آپکی چھٹی دکھائی انہوں نے بھی آپکی تحریک پر -/۱۰۵ روپے کا چیک دیا ہے جو مرسلہ خدمت ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی روشنی میں قارئین کرام بھی محترم ڈاکٹر صاحب اور انکی بیگم صاحبہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان امتحان کتاب برکات الدعا

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب برکات الدعا کے امتحان کی تاریخ ۲۵ جون ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی ہے۔ براہ مہربانی تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کی لجنہ میں سے کل کتنی ممبرات امتحان میں شامل ہوں گی۔ تاکہ پرچے بر وقت بھجوائے جا سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب چند ماہ پیشتر مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں میری اہلیہ کا Caesarian section کا اپریشن کیا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا اب وہ پوری طرح صحتیاب ہو چکی ہیں۔ جن بزرگوں اور احباب نے ان کی صحتیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں ان کا نیز مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اجزائے خیر عطا فرمائے آمین (حافظ شفیق احمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۸ء) کے مطابق لیبر اور میٹیریل کے ساتھ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۲۲ مئی ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں۔

کام	تخمینۂ لاگت	زرضمانت	عرصۂ تکمیل
پسنجر پلیٹ فارم نمبر۳ راولپنڈی کے سیمنٹ شنگل فلور کو تبدیل کرنا	-/۲۰،۰۰۰	-/۴۰۰	تین ماہ

مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹنڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ٹنڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لیں۔

ٹنڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹنڈر فارم، ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف اور ٹنڈر کی ہدایات اور توضیحات، کی کوائف وغیرہ زیر دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹنڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط ثبت کرنے ہونگے جس سے معلوم ہو سکے انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔

زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرا دیا جانا ضروری ہے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے ٹنڈر کی قبولیت کی پابند نہیں نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی سا بھی ٹنڈر کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

ٹھیکیدار کنکریٹ مکسر کے ساتھ کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

لاہور ڈویژن کے کسی بھی اسٹیشن کے لئے ۹ ہزار مٹکوں ۶۵۰ گھڑوں اور چار سو صراحیوں (جن میں سے ہر ایک پر ڈھکنا بھی ہوگا) کی چار قسطوں میں فراہمی کے لئے نرخ کے سربمہر ٹنڈر مع نمونہ جات ۲۹ مئی ۱۹۶۱ء کے ساڑھے آٹھ بجے صبح تک وصول کئے جائیں گے۔

سپلائی کی قسطیں حسب ذیل ہوں گی۔

	تخمینۂ مقدار: مٹکا	گھڑے	صراحیاں	سپلائی کی تاریخ
پہلی سپلائی	۲۵۰۰	۵۰	۵۰	۲۰ جولائی ۱۹۶۱ء کو یا اس کے قریب
دوسری سپلائی	۲۰۰۰	۵۰	۵۰	۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء 〃 〃
تیسری سپلائی	۱۵۰۰	۵۰	۵۰	۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء 〃 〃
چوتھی سپلائی	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰	۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء 〃 〃
میزان	۹۰۰۰	۶۵۰	۴۰۰	

تین صد (-/۳۰۰) روپے کی رقم بطور زر بیعانہ جمع کرانی ہوگی

ٹنڈر کی شرائط اور فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (ٹرانسپورٹیشن) پی ڈبلیو آر لاہور سے ایک روپیہ فی فارم (ناقابل واپسی) کے حساب سے ۴ مئی ۱۹۶۱ء کے بعد کسی بھی یوم کار کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

زیر دستخطی کو وجہ بتائے بغیر کوئی ایک یا تمام ٹنڈر مسترد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور)

درخواست دعا ملک شیر بہادر صاحب جوئیہ ساکن چک ۱۵۲ حال وارد راولپنڈی چار دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

(ملک مظفر خاں جوئیہ چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا)

امریکی حکومت کمیونسٹ چین کو تسلیم نہیں کرے گی

فارموسا کے دفاع کے سلسلہ میں امریکہ اپنے وعدے پورے کرے گا۔

تائپہ ۱۶ رمئی۔ امریکہ نے باضابطہ طور پر قوم پرست چین کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ امریکی حکومت کمیونسٹ چین کو تسلیم نہیں کرے گی۔ امریکی یقین دہانی صدر چیانگ کائی شیک اور مسٹر جانسن کے ایک مشترکہ بیان میں کی گئی ہے جو امریکہ کے نائب صدر مسٹر جانسن کے ایک روزہ دورے کے بعد کل تائپہ سے جاری کیا گیا۔

مشترکہ اعلان میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ امریکی حکومت کمیونسٹ چین کو تسلیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور امریکہ اس بات کو انتہائی اہم سمجھتا ہے کہ اقوام متحدہ میں جمہوریہ چین کی موجودہ حیثیت برقرار رکھی جائے اس سے پہلے مسٹر چیانگ کائی شیک نے بھی ایک بیان میں کہا تھا کہ صدر کینیڈی نے ایک سلسلہ میں مجھے یقین دلایا ہے کہ ان کی حکومت کمیونسٹ چین کو تسلیم نہیں کرے گی اور فارموسا کی دفاعی امداد کے سلسلہ میں امریکہ نے قوم پرست چین سے جو وعدے کر رکھے ہیں وہ ان کو پورا کرے گا۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے مسٹر جانسن اور چیانگ کائی شیک نے ایشیا کے آزاد ملکوں کو درپیش اشتراکی خطرے کے متعلق مفصل بات چیت کی۔ ایشیا کے آزاد ممالک کی سلامتی برقرار رکھنے کے مشترکہ مقصد کے بارے میں جمہوریہ چین اور امریکہ کے درمیان مکمل اتفاق رائے پایا گیا اس سلسلہ میں موثر اقدامات یقینی بنانے کے لئے فوجی منصوبوں پر تفصیل کے ساتھ بات چیت کی گئی۔ دونوں لیڈروں نے ایشیا میں بین الاقوامی نوعیت کے مسائل پر بھی تفصیل کے ساتھ بات چیت کی

عراقی کابینہ میں ردوبدل کا اعلان

لندن ۱۶ رمئی بغداد ریڈیو نے ایک سرکاری فرمان کے حوالہ سے عراقی کابینہ میں تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے اس فرمان کے مطابق دو عراقی وزراء خرابی صحت کی بنا پر اپنے عہدوں سے سبکدوش کر دیئے گئے ہیں اور تیسرے وزیر کا تبادلہ کر دیا گیا ہے عراقی حکومت کے فرمان کے مطابق وزیر انصاف مسٹر مصطفے اعلیٰ اور میونسپلٹیوں کے وزیر سید عباس علی بلدوی کو سبکدوش کر دیا گیا ہے قومی راہنمائی کے وزیر ڈاکٹر فیصل السمری کو امور خارجہ کا وزیر بنا دیا گیا ہے۔

یہ فرمان عراق کے ساورنٹی کونسل نے جاری کیا ہے۔ دوسری تبدیلیاں یہ ہیں قانونی طریق کار کے محکمہ کے وزیر مسٹر رشید محمود وزیر انصاف مقرر کئے گئے ہیں صوبہ سلیمانیہ کے گورنر بافزالدعالی کو میونسپلٹیوں کا وزیر اور صوبہ دیالہ کے گورنر کرنل ابوالجلال کو وزیر زراعت اور وزیر تعلیم اسماعیل عارف کو قومی راہنمائی کا قائمقام وزیر مقرر کیا گیا ہے ہ

نہر اپر چناب چار روز تک کھول دی جائے گی

لاہور ۱۶ رمئی اپر چناب سے سیراب ہونے والے علاقوں میں چاول کی فصل کی آبپاشی کے لئے نہر میں پانی کی سپلائی چار دن کے اندر بحال کر دی جائے گی۔ یاد رہے کہ گذشتہ ہفتے نہر اپر چناب پر زیر تعمیر گوجرانوالہ ہائیڈل پراجیکٹ کی کنکریٹ سے بنی ہوئی دس ہزار فٹ لمبی نکاسی نہر کا بیشتر حصہ اور ریگولیٹر ٹوٹ گیا تھا۔ جس کے بعد نہر اپر چناب میں پانی کی سپلائی بند کر دی گئی تھی۔

واپڈا کے حکام نے کہا ہے کہ وہ پختہ نکاسی نہر ٹوٹنے کے اسباب کی تحقیقات کر رہے ہیں اور اس نہر کو جلد از جلد دوبارہ تعمیر کرنے کے منصوبوں کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

فرانس سے بات چیت کے لئے الجزائری وفد

تونس ۱۶ رمئی۔ الجزائر کی عبوری حکومت کے ارکان نے ایویان کانفرنس کے بارے میں باہمی صلاح مشورے مکمل کر لئے ہیں اور الجزائر کے مستقبل کے متعلق قوم پرستوں کی نمائندگی کرنے والے وفد کی تشکیل مکمل کر لی ہے ایجنسی فرانس کے نمائندے نے تونس میں ۴ معتبر ذرائع کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ الجزائری وفد کے ارکان کی فہرست پریس بھیج دی گئی ہے اور اس کا امکان ہے کہ آئندہ مذاکرات میں شرکت کرنے والے دونوں ملکوں کے وفدوں کی فہرست پیرس اور تونس میں بیک وقت شائع کر دی جائے گی۔

الجزائر کی عبوری حکومت اپنے وفد کے ارکان کے ناموں کو راز میں رکھے ہوئے ہے لیکن خیال ہے کہ الجزائری وفد دس ارکان پر مشتمل ہوگا وزیر خارجہ مسٹر کریم بلقاسم وفد کی قیادت کریں گے۔

درخواست دعا

برادرم مکرم منظور احمد خان صاحب نسیم خزانچی صدر انجمن احمدیہ کا مورخہ ۱۲-۵-۶۱ کو اپنڈے سائیٹس کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

رشید احمد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴